2993

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المجادلۃ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ
وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ
مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ
وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَ
اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ
تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

بے شک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے اور اللہ سے
شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے ✯ وہ جو
تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں
جن سے وہ پیدا ہوئیں اور وہ بے شک بری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں اور بے شک اللہ ضرور معاف
کرنے والا اور بخشنے والا ہے ۝ اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس
پر اتنی بری بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ
لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار
دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا
یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے

پارہ ۲۸ (۵۸/۱تا۴ ✯ ت: ک)

2994

سورہ المجادلہ ۔ اس کے دو نام ہیں۔ المجادَلہ اس کا معنی ہے "بحث وتکرار" دوسرا
نام المجادِلہ اس کا معنی ہے "بحث وتکرار کرنے والی"۔ اس سورۃ میں ۳ رکوع
۲۲ آیتیں ہیں۔ یہ سورۃ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

۱۔ اسلام سے پہلے عرب میں یہ رواج تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہتا کہ "تو مجھ پر اس
طرح ہے جس طرح میری ماں کی پشت" تو اس قول سے وہ نکاح ٹوٹ جاتا اور وہ عورت
اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی۔ رجوع کا دروازہ بھی بند ہو جاتا اس کو وہ اپنی اصطلاح میں ظہار کہتے۔
اسلام میں سب سے پہلے ظہار کا جو واقعہ پیش آیا اس کے بارے میں اس سورت کی ابتدائی آیات
نازل ہوئیں جن میں ظہار کے متعلق قرآنی احکام کو وضاحت سے بیان کر دیا گیا * ہوا یوں کہ
ایک روز حضرت عبادہ بن صامت کے بھائی اوس بن صامت نے اپنی بیوی حضرت خولہ بنت ثعلبہ پر کسی
وجہ سے ناراض ہو گئے۔ غصے سے کہہ دیا "انتِ علیّ کظہر امی" زبان سے تو یہ کہہ بیٹھے لیکن لگے
پچھتانے۔ خولہ اٹھیں اور حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں (اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ حالات
اور ہر دو کی مجبوریاں بیان کیں اور دریافت کیا کہ) ہمارے لئے کوئی گنجائش ہے۔ حضورؐ نے فرمایا
تیرے بارے میں ابھی تک مجھے کوئی حکم نہیں ملا (اس نے بارگاہ الٰہی میں بھی فریاد کی)۔ حضرت جبرئیلؑ
یہ آیات لے کر نازل ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اے خولہ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ
نے تیرے بارے میں حکم نازل فرمایا۔ جاؤ اپنے خاوند کو بلا لاؤ۔ اوسؓ حاضر ہوئے تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا
کہ غلام آزاد کرو۔ انہوں نے عرض کی میرے پاس تو کوئی غلام نہیں ہے۔ فرمایا۔ تو پھر دو ماہ تک
متواتر روزے رکھو۔ عرض کیا یا رسول اللہؐ! اگر میں دن میں تین مرتبہ نہ کھاؤں تو میری بینائی جواب
دینے لگتی ہے۔ ارشاد فرمایا۔ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ عرض کرنے لگے (میں خود) غریب و نادار
ہوں حضورؐ میری مدد فرمائیں تو میں کھانا کھلا سکتا ہوں۔ اس غریب پرور آقا نے انہیں پندرہ صاع
اپنے پاس سے عطا فرمائے تو انہوں نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا۔ اس طرح حضرت خولہ پھر
اپنے گھر آباد ہو گئیں۔ "قد سمع اللہ" کی آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی۔

۲۔ اس آیت میں اس طریقہ کار کی مذمت کی جا رہی ہے کہ یہ کتنی بے ہودہ اور بری حرکت ہے کہ

2995

انسان اپنی بیوی کو اپنی ماں کہنا شروع کردے کیا اس طرح کہہ دینے سے وہ اس کی ماں بن سکتی ہے
ماں تو وہ ہوتی ہے جس نے اسے جنا۔ ایسی بات فی نفسہ لغو، ناشائستہ اور غیر پسندیدہ ہے دوسرا
یہ جھوٹ ہے ✱ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس بیہودہ سرائی پر سخت سزا دی جاتی لیکن اللہ تعالیٰ بہت درگزر
فرمانے والا اور اپنے بندوں کے قصوروں کو بخشنے والا ہے اس لئے اس کریم نے عفو درگزر سے کام لیا (ضیاء القرآن)
۳۔" اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں " خواہ ایک بیوی یا چند کو جیسا کہ نساء جمع فرمانے
سے معلوم ہوا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اپنی چار بیویوں سے کہے کہ تم میری ماں کی پشت کی طرح ہو تو
سب سے ظہار ہو گیا۔" پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے " یعنی ظہار توڑنا
اور اس کی حرمت اٹھا دینا چاہیں تو اس ظہار کا کفارہ دیں، جس کا ذکر یہ ہے۔ " تو ان پر
لازم ہے کہ ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں " معلوم ہوا کہ
کفارہ دینے سے پہلے وطی اور وطی کے اسباب چومنا و کنار وغیرہ حرام ہے، خیال رہے کہ
چونکہ یہاں غلام میں ایمان کی قید نہیں لہٰذا کفارہ ظہار میں مومن و کافر غلام آزاد
کر سکتے ہیں (حنفی) " یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔
۴" پھر جسے بردہ نہ ملے " یا اس طرح کہ اس کے پاس غلام کی قیمت نہ ہو، یا غلام نہ ملتے ہوں
جیسے آج کل، تو وہ روزے رکھے۔ " تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے
کو ہاتھ لگائیں " اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ کفارۂ ظہار کے روزے لگاتار رکھے
بیچ میں کوئی روزہ نہ چھوٹے نہ درمیان میں رمضان شریف ہو، نہ وہ ممنوعہ پانچ تاریخیں،
نہ کسی اور وجہ سے روزہ چھوڑے، اگر ان میں سے کوئی وجہ ہوئی اور تسلسل ٹوٹ گیا تو نئے
سرے سے روزے رکھے، دوسرے یہ کہ ان روزوں سے پہلے اور درمیان میں صحبت اور صحبت
کے اسباب چومنا و کنار وغیرہ حرام ہیں، اگر درمیان میں کچھ کر لیا تو پھر دوبارہ روزے رکھے
" پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں " بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے یا تو روزے ہی نہ رکھ سکے
یا روزوں کا تسلسل نہ کر سکے تو کھانا دے، خواہ ہر مسکین کو سوا دو سیر گندم دے دے یا دو
وقت پیٹ بھر کھلا دے اور آٹا یا غیر ... اگر ایک دن ساٹھ مسکینوں کو کھلا دیا تو ایک ہی

دن کا ادا کرنا، اب اگر ساٹھ دن ادا نہ کر سکے (کشف بقیہ) تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا۔ معلوم ہوا کہ روزوں کی طرح کھانا دینے میں مس سے پہلے ہونا ضروری نہیں اگر دوران روزہ میں صحبت کر لی تو دوبارہ روزے رکھے اور اگر کھانا دینے کے دوران جماع کر لیا تو بقیہ ہی پورا کرے کیونکہ یہاں مس سے پہلے ہونے کی قید نہیں ۔ یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو ۔ اور زمانہ جاہلیت کے خیالات چھوڑ دو، اب ظہار کو طلاق نہ مانو ۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ کی حدود توڑنا کفار کا کام ہے ۔ دوسرے یہ کہ دردناک عذاب صرف کافروں کے لئے ہے ۔ گنہگار مومن کو اگر عذاب ہوا بھی تو ان شاء اللہ الیم نہ ہوگا ۔ (نور العرفان)

لغوی اشارے ۞ تُجَادِلُكَ : وہ تجھ سے جھگڑتی ہے ۞ تَشْتَكِي : وہ شکایت کرتی ہے ۞ تَحَاوُرَكُمَا : تم دونوں کا سوال جواب ۞ يَعُوْدُوْنَ : وہ لوٹ پڑیں، وہ رجوع کرلیں ۞ تَحْرِيْرُ : آزاد کرنا ۞ يَتَمَاسَّا : دونوں کے مس کرنے سے (پہلے) ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ اللہ تعالیٰ دلوں کی باتوں کو دیکھتا سنتا ہے تو ہر امید و توقع کو پورا کرتا ہے ۞ مخلوق سے امید منقطع کر کے اللہ سے مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور کفایت فرماتا ہے ۞ اللہ جہات سے پاک ہے ۞ تنبیہ ہی ہر بیماری کے لئے شفا ہے ۞ الوعظ یعنی وہ جھڑک جس میں ڈرانا بھی ہو ۞ کفارہ کا طعام کافر کو بھی دیا جا سکتا ہے اور اس کی قیمت بھی (حنفی) ۞

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۵ يَوْمَ
يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَ نَسُوْهُ ؕ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۶ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ
اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ
وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ
يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۷
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ
وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ز وَاِذَا جَآءُوْكَ
حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا
يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۸

بے شک جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی انہیں ذلیل کیا جائے گا جس طرح ذلیل کئے گئے وہ (مخالف)
جو ان سے پہلے تھے اور بے شک ہم نے اتاری ہیں روشن آیتیں اور کفار کے لئے رسوا کن عذاب ہے ۝۵ (یاد کرو) جس روز اللہ
ان سب کو زندہ کرے گا پھر انہیں آگاہ کر دے گا جو کچھ انہوں نے کیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو گن رکھا ہے اور وہ بھلا چکے اور اللہ تعالیٰ
ہر چیز پر شاہد ہے ۝۶ ع کیا تم نے نہیں دیکھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے نہیں ہوتی کوئی سرگوشی
تین آدمیوں میں مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا اور نہ پانچ میں مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے نہ اس سے کم میں اور نہ زیادہ میں مگر وہ ان کے ساتھ
ہوتا جہاں کہیں وہ ہوں پھر وہ انہیں آگاہ کرے گا جو (کرتوت) وہ کرتے رہے قیامت کے دن بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا
ہے ۝۷ کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جنہیں (اسلام کے خلاف) سرگوشیوں سے روکا گیا پھر دوبارہ وہی کرتے ہیں جس سے انہیں
روکا گیا اور سرگوشیاں کرتے ہیں گناہ، ظلم اور رسول کی نافرمانی کی باتیں اور جب آپ کی خدمت میں آتے ہیں تو آپ کو اس طرح
سلام دیتے ہیں جیسے اللہ نے آپ کو سلام نہیں دیا اور وہ کہا کرتے ہیں آپس میں کہ (اگر یہ سچے رسول ہیں) تو اللہ تعالیٰ ہماری ان باتوں پر
ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا کافی ہے انہیں جہنم اس میں داخل ہوں گے اور بہت برا ٹھکانا ہے ۝

۵۔ "بے شک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی ذلیل کئے گئے جیسے ان اگلوں کو ذلت دی گئی تھی" رسولوں کی مخالفت کرنے کے سبب "اور بے شک ہم نے روشن آیتیں اتاریں" رسولوں کی صداقت پر دلالت کرنے والی "اور کافروں کے لئے خواری کا عذاب ہے" (کنز الایمان)

۶۔ "جس روز ان سب کو اللہ دوبارہ زندہ کرے گا پھر ان کا سب کیا ہوا ان کو بتا دے گا اللہ نے اس کو محفوظ کر رکھا ہے اور یہ لوگ اس کو بھول گئے اور اللہ ہر چیز پر مطلع ہے۔" * علی الاعلان سب کے سامنے رسوا کرنے کے لئے اللہ ان کو ان کے اعمال سے باخبر کرے گا تا کہ سب کے سامنے ان کو عذاب دیا جا سکے * اللہ کا علم ان کے سارے اعمال کو محیط ہے ان کا کوئی عمل اللہ کے علم سے باہر نہیں * بد عملی کی کثرت یا ان کی بے پروائی اور بے باکی کی وجہ سے وہ اپنے کئے ہوئے اعمال کو بھول گئے۔ جو اہم اور عظیم کام ہوتا ہے اس کو یاد رکھا جاتا ہے اور ان کی نظر میں گناہوں کی اہمیت نہیں اس لئے ان کو بھول گئے * اللہ سے کوئی چیز غائب نہیں

۷۔ "کیا آپ نے ان پر نظر نہیں کی کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے کوئی تین کی سرگوشی ایسی نہیں ہوتی جس میں وہ اللہ چوتھا نہیں ہوتا اور نہ کوئی پانچ کی سرگوشی ایسی ہوتی ہے جس میں اللہ چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم تعداد کی (سرگوشی) اور نہ زائد تعداد کی سرگوشی ہوتی ہے مگر اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ لوگ کہیں بھی ہوں پھر قیامت کے دن ان کو ان کے کئے ہوئے کام بتا دے گا۔ بے شک اللہ ہر بات سے باخبر ہے۔" * (کوئی بات یا چیز) مخفی ہو یا ظاہر اللہ ہر چیز سے واقف ہے * اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور اس طرح تین کے عدد کو چار کر دیتا ہے۔ اللہ کی معیت بے کیفیت ہے۔ اللہ کو اس کی سرگوشی کا علم ہوتا ہے * تین اور پانچ کا خصوصیت کے ساتھ ذکر یا تو اس وجہ سے کیا گیا کہ آیت کا نزول مخصوص واقعہ سے تعلق رکھتا ہے۔ منافقوں نے باہم سرگوشیاں کی تھیں * یا تخصیص اعداد کی وجہ یہ ہے کہ اللہ طاق ہے اور طاق عدد کو ہی پسند کرتا ہے * باہم مشورہ کے لئے کم سے کم تین آدمی ہونے چاہئیں * اللہ کو ان کے مشورہ کی اطلاع ہوتی ہے * اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے (تفسیر مظہری

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہود کے درمیان صلح کا معاہدہ تھا۔ یہودی کی یہ عادت تھی کہ جب

کوئی صحابی ان کے پاس سے گزرتا تو وہ بجھ کر آپس میں سرگوشیاں کرنے لگتے حتیٰ کہ مومن یہ گمان کرتا کہ وہ اس کے قتل یا آزار پہنچانے کے مشورے بنا رہے ہیں ۔ مومن یہ بات دیکھ کر خدشہ محسوس کرتا اور راستہ بدل لیتا چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں سرگوشیوں سے منع فرمایا لیکن وہ اپنی عادات خبیثہ سے باز نہ آئے ۔

★ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی بارگاہ میں کچھ یہودی آئے اور کہنے لگے السام علیکم یا ابا القاسم ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے جواباً کہا وعلیکم السام ۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔ اے عائشہ ! اللہ تعالیٰ بدکلامی اور بیہودہ گوئی کو پسند نہیں کرتا ۔ سیدہ عائشہ رض نے عرض کیا ۔ کیا آپ نے نہیں سنا وہ السام علیک کہہ رہے تھے تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا : کیا تم نے سنا جو کچھ میں نے کہا " وعلیکم " تو آیت مبارکہ " واذا جاءوک حیوک " نازل ہوئی صحیح کی روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رض نے انہیں جواباً فرمایا : علیکم السام والذام واللعنۃ ۔
حضور ﷺ نے فرمایا : ہماری دعا ان کے حق میں مقبول ہے اور ان کی دعا ہمارے حق میں نامقبول (بخاری)

★ آپس میں کہتے ہیں کہ اگر یہ سچے نبی ہوتے تو دنیا میں ہی فوراً عذاب الٰہی ہمیں تہس نہس کر دیتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا : آخرت میں جہنم ہی ان کے لئے کافی ہے ★ (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ⦸ یُحَآدُّوْنَ : وہ مخالفت کرتے ہیں ⦸ کُبِتُوْا : منہ کے بل گرا دیے گئے ⦸
اَحْصٰہُ : اس کو گن رکھا ⦸ نَجْوٰی : سرگوشی ⦸ یَعُوْدُوْنَ : وہ لوٹ پڑتے ہیں ⦸
نُھُوْا : وہ روکے گئے ⦸ حَیَّوْکَ : انھوں نے تجھ کو دعا دی ⦸ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⦸ رسول کی مخالفت کرنے والے رسوا کر دیے جاتے ہیں ⦸ شریعت کی اہانت کرنے والے کے لئے لعنت و ذلت ہے ⦸ روز قیامت سب کو یکجا کیا جائے گا ⦸ اللہ تعالیٰ پوشیدہ چیزوں یا نجویٰ کو جانتا ہے ⦸ نفس روح کی سواری ہے ⦸ ظلم کرنے والا خود اپنا حصار اور بنیاد اکھیڑتا ہے ⦸ ضعیف قوی کی نافرمانی کرے تو حیرت ہے ⦸ نافرمانوں کے لئے دنیا میں ذلت و خواری ہے ⦸ دنیا والوں میں اکثر اپنا انجام بھولے ہوئے ہیں ⦸ اللہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے ظاہر و پوشیدہ سب کو جانتا ہے ⦸ اہل یقین مخالفت نہیں کرتے ⦸ ہم کو (بغض وغیرہ سے) سرگوشی سے روکا گیا ہے ⦸ جہنم برا ٹھکانہ ہے ⦸

3000

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَ
مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ
اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ ٩ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا
يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ج وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ لا وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ١١ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً
ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ط فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ١٢

اے ایمان دارو! جب تم سرگوشی کرو تو گناہ اور بغاوت اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ
کیا کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کا مشورہ کیا کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کے پاس تم کو پھر کر جانا ہے ۝ ۹
(یہ) سرگوشی تو صرف شیطان کی بات ہے تاکہ ایمان داروں کو رنج ہو حالانکہ بغیر حکم اللہ کے کچھ
بھی ضرر نہیں دے سکتا اور ایمان والے تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ۝ ۱۰ اے ایمان والو! جب تم کو
کھل کر بیٹھنے کو کہا جائے تو کھل کر بیٹھو اللہ تم کو فراخی دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جاؤ
تم میں سے اللہ ایمان داروں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا ہے درجے بلند کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ
اس سے خبردار ہے ۝ ۱۱ اے ایمان دارو! جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنے مشورہ سے پہلے
صدقہ دے لیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور ستھری بات ہے پھر اگر نہ پاؤ تو اللہ غفور رحیم ہے ۝ ۱۲

پارہ ۲۸ (۵۹/۹ تا ۱۲ * ث:ح)

۹۔ اے ایمان دارو! جب تم کسی ضرورت سے سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں
نہ کرو اور نفع رسانی اور پرہیزگاری کی باتوں کی سرگوشی کیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے پاس تم سب جمع کئے جاؤ گے۔

★ اس آیت میں خطاب جن لوگوں کو ہے جو صرف زبانوں سے اسلام کا دعویٰ کرتے تھے دلوں میں ایمان نہیں تھا۔ عطاء نے کہا وہ مومن مراد ہیں جو اپنے خیال کے بموجب ایمان لے آئے تھے۔ البر سے مراد ادائے فرائض، اطاعت اور ہر وہ بات جس میں مسلمانوں کی بھلائی ہو۔

۱۰۔ سوائے اس کے نہیں سرگوشی شیطان کی جانب سے ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں انہیں رنجیدہ کرے حالانکہ مومنین کو اللہ کے حکم کے بغیر کچھ بھی نقصان پہنچانے والا نہیں اور اللہ ہی پر مومنین بھروسہ کرتے ہیں ★ وہ سرگوشیاں جو مسلمانوں کو غصہ دلانے اور غمگین کرنے کے لئے یہودی کیا کرتے ہیں شیطان کی طرف سے ہیں شیطان ہی ان کو سرگوشی پر آمادہ کرتا ہے اور آراستہ حسین شکل میں دکھاتا ہے تاکہ مسلمان غمگین ہوں یہ گمان کرکے کہ ان کو کوئی دکھ پہنچانے والا ہے ★ جب تم تین شخص ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں اس سے تیسرے کو دکھ ہوگا ہاں سب مخلوط ہوں تو دو باہم سرگوشی کر سکتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

۱۱۔ "اے ایمان والو! جب تمہیں کہا جائے کہ (آنے والوں کے لئے) جگہ کشادہ کردو مجلس میں تو کشادہ کر دیا کرو اللہ تمہارے لئے کشادگی فرمائے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو اللہ تعالیٰ ان کے جو تم میں سے ایمان لے آئے اور جن کو علم دیا گیا درجات بلند فرمائے گا۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خوب آگاہ ہے۔" ★ مومنین کو دوسرا یہ حکم ہے کہ مجالس میں ایک دوسرے سے اچھائی کے ساتھ پیش آؤ ★ جو لوگ حضور کے پاس پہلے سے بیٹھے ہوتے وہ کسی نئے آنے والے کو دیکھتے تو حضورؐ کے قریب جگہ براجمان رہنے کی کوشش کرتے تو انہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ آنے والوں کے لئے جگہ کشادہ کردو ★ حدیث میں ہے کہ اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنے بھائی کے لئے جگہ کشادہ کرتا ہے۔ فرمایا۔ کوئی شخص کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے لیکن سمٹ جاؤ اور کشادگی پیدا کرو۔ (صحیحین)

۱۲۔ "اے ایمان والو! جب تنہائی میں بات کرنا چاہو رسول (اکرم) سے تو سرگوشی سے پہلے صدقہ دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اور (دلوں کو) پاک کرنے والی ہے۔ اور اگر تم (اس کی سکت) نہ پاؤ تو بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔" مومنین کو حکم ربانی ہے کہ ان میں سے

کوئی اگر حضور ﷺ سے علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہے تو سرگوشی سے پہلے صدقہ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے پاکیزگی اور تزکیہ کا باعث ہے۔ پھر تاکہ تم اس قابل ہو جاؤ کہ میرے پیغمبر سے مشورہ کر سکو۔ اس حکم پر عمل پیرائی کا شرف صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مقدر بنا۔ بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارات ۞ تَنَاجَيْتُمْ: تم سرگوشی کرو ۞ تَفَسَّحُوا: تم کشادگی کرو۔ تم کھل کر بیٹھو ۞ (ا

تفہیمی خلاصہ ۞ ان امور سے دور رہو جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے موجب ہوں ۞ بندے کو کسی شے کے اختیار کرنے کی طاقت دی گئی ہے ۞ حدیث شریف میں ہے کہ جب تم تین ہو تو دو سرگوشی نہ کریں جب تک تیسرے کو ساتھ نہ ملا لیں ورنہ تیسرا مغموم ہوتا ہے ۞ اذن بمعنی مشیت بھی ہے ۞ حدیث شریف میں ہے کہ کوئی کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں پر نہ بیٹھے لیکن اس کے دوسرے کے لئے گنجائش کرو، جگہ بنا دو تو اچھا ہے (مرتب) ۞ مجالس میں لازم ہے کہ جگہ کشادہ کی جائے، اطاعت الٰہی کی جائے اور علم طلب کیا جائے ۞ اس نے کچھ نہ پایا جس کا علم فوت ہو گیا ۞

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا
وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۳ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا
قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ
عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ۱۴ ج اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ
اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۵ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ۱۶ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ
اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ۱۷ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا
يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ ۱۸

کیا تم اس سے کہ پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے خیرات دیا کرو، ڈر گئے؟ پھر جب تم نے
(ایسا) نہ کیا اور اللہ نے تمہیں معاف کر دیا تو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ اور اس
کے رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے ۝ ۱۳ ع بھلا تم نے ان
لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ کا غضب ہوا۔ وہ نہ تم میں ہیں نہ ان میں
اور جان بوجھ کر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں ۝ ۱۴ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے جو کچھ
یہ کرتے ہیں یقیناً برا ہے ۝ ۱۵ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا اور (لوگوں کو) اللہ کے راستہ
سے روک دیا سو ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے ۝ ۱۶ اللہ کے (عذاب کے) سامنے نہ تو ان کا
مال ہی کچھ کام آئے گا اور نہ اولاد ہی (کچھ فائدہ دے گی) یہ لوگ اہل دوزخ ہیں اس میں
ہمیشہ (جلتے) رہیں گے ۝ ۱۷ جس دن اللہ ان سب کو جلا اٹھائے گا تو جس طرح تمہارے
سامنے قسمیں کھاتے ہیں (اسی طرح) اللہ کے سامنے قسمیں کھائیں گے اور خیال کریں گے
کہ (ایسا کرنے سے) کام لے نکلے ہیں) دیکھو جھوٹے ہیں ۝ ۱۸ پارہ ۲۸ (۵۸/۱۳ تا ۱۸ ✱ ث: ج)

۱۳۔ کیا تم اپنی سرگوشی سے قبل خیرات دینے سے ڈر گئے، سو جب تم اس کو نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے

حال پر عنایت فرمائی تو تم نماز کے پابند رہو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے پورے طور پر باخبر ہے * کیا تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو گیا یا یہ مطلب ہے کہ صدقات نہ دو محتاج ہو جانے سے تم کو ڈرا دیا ہے تو اس وجہ سے تم خیرات کرنے سے ڈر گئے * اللہ نے تم سے درگزر کی اور عذاب نہیں دیا * یہ حکم دس راتوں تک قائم رہا۔ بعض نے کہا دن کی ایک ساعت سے زیادہ نہ رہا۔

پھر " کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت کو نہیں دیکھا جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب نازل کیا ہے یہ منافق لوگ نہ تو پورے پورے تم ہی سے ہیں نہ ان کافروں ہی سے اور دانستہ جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں " * آپ نے دیکھا منافق عبداللہ بن نبتل اور اس کے ساتھ یہودیوں کے دوست اور خیر خواہ تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راز کی باتیں یہودیوں سے جا کر کہہ دیتے تھے * دین اور دوستی میں وہ تم میں سے نہیں ہیں دین کے لحاظ سے مومن نہیں اور دوستی یہودیوں سے رکھتے ہیں۔ (واقعہ یہ ہے کہ وہ نہ یہودیوں ہی سے ہیں) اسلام کا قسمیں کھا کر جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں اور دانستہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔

15۔ اللہ نے ان لوگوں کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے بے شک وہ برے کام کیا کرتے تھے * جو کام وہ پہلے کرتے تھے وہ برے تھے اور انہیں اعمال پر وہ جمے ہوئے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

16۔ " اپنی قسموں کو آڑ بنا لیا ہے سو (لوگوں کو) اللہ کے رستے سے روکتے ہیں سو ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے " یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سخت دشمن ہو گئے تھے مدینہ کے پاس ان کے دو قبیلے رہتے تھے یہ مدینہ کے منافق ان سے ملا کرتے تھے اور سرگوشیاں کیا کرتے تھے ان قسموں کو اپنے بچاؤ کے لئے ڈھال یا آڑ بنا رکھا تھا۔ فرماتا ہے ان کو ذلت کا عذاب ہے۔ (تفسیر حقانی)

17۔ ان منافقین اور یہودیوں کے اموال اور اولاد کی کثرت اللہ کے عذاب سے ان کو بالکل نہیں بچا سکے گی یہ منافقین اور یہودی جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

18۔ قیامت کے دن جب کہ اللہ تعالیٰ ان منافقین اور یہودیوں کو دوبارہ زندہ کرے گا تو یہ اللہ تعالیٰ

کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھوٹی قسمیں کھائیں گے کہ ہم کافر اور منافق نہیں۔ جس طرح دنیا میں تمہارے سامنے قسمیں کھا جاتے ہیں اور یہی خیال کریں گے کہ ہم دین پر قائم ہیں سن لو یہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑے جھوٹے ہیں [illegible]

لغوی اشارے ۞ أَشْفَقْتُمْ : تم ڈر گئے ۞ تَابَ : اس نے توبہ کی ۞ يَحْلِفُونَ : وہ قسمیں کھاتے ہیں ۞ سَاءَ : برا ہے ۞ جُنَّةً : سپر، ڈھال ۞ صَدُّوا : وہ روک گئے ۞ يَحْسَبُونَ : وہ خیال کرتے ہیں ۞ (ل و)

تفہیمی خلاصہ ۞ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں ایک ایسی آیت ہے جس پر مجھ سے پہلے کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ میرے بعد کوئی اس پر عمل کرے گا ۞ منافق نہ مومنین میں ہوتا ہے اور نہ کفار کے ساتھ ۞ منافق جھوٹی قسم کا عادی ہوتا ہے ۞ نماز رئیس الاعمال ہے ۞ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مال و اولاد کچھ بھی نہیں بچا سکتا ۞

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ۝ ٢٠
كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ ٢١ لَا تَجِدُ
قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ
أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ
وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

بے شک وہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں ۝ ۲۰
اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول بے شک اللہ قوت والا عزت والا ہے ۝ ۲۱
تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے
اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں
یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی
اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے
راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے ۝
"۱۹ویں آیت اور ترجمہ حاشیہ پر ہے" پارہ ۲۸ (۵۸/ ۱۹ تا ۲۲ * ت: ک)

۱۹ ۔ شیطان نے ان کے دلوں پر قابو پا لیا ہے اور اللہ کی یاد کو ان کے دلوں سے محو کر دیا ہے ۔ شیطان جس پر تسلط جما لے وہ اسی طرح کرتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بستی یا جنگل میں تین آدمی بھی ہوں اور ان میں نماز قائم نہ ہوتی ہو تو شیطان ان پر چھا جاتا ہے ۔ پس تم جماعت کو لازم پکڑو، بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو ۔ یہاں جماعت سے مراد نماز باجماعت ہے

۲۰ ۔ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والے سرکش کفار کے بارے میں اللہ تعالیٰ خبر دے رہا ہے کہ وہ حق سے ایک طرف، اس کی نافرمانی کرنے والے ہیں وہ ایک طرف ہیں، ہدایت دوسری طرف ✶
"الاذلین" یعنی بدبخت راہ حق سے دھتکارے ہوئے دنیا و آخرت میں ذلیل ترین ہیں ۔ (تفسیر ابن کثیر)

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ١٩
ان پر شیطان غالب آ گیا ہے اور اس نے انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے یہ شیطان کا گروہ ہے سنتا ہے بے شک شیطان ہی کا گروہ ہارا ہوا ہے ۝ ۱۹

۲۱ - اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اللہ کا دین اور اس کے رسول ہر میدان میں ضرور کامیاب و غالب ہو جاتے تیغ و سناں کی ضرب ہو یا حجت و برہان کا معرکہ کامیابی کا سہرا اہل حق ہی کے سر باندھا جاتا تھا۔ (ضیاء القرآن)

۲۲ - اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یا اے ہر ایک اہل بصیرت تم اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان لانے والوں کو نہ دیکھو گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کرنے والوں سے دوستی رکھتے ہوں خواہ ان کا باپ ہو یا بیٹا ہو یا بھائی ہو یا برادری ہو۔ وہ سچے ایمان دار کبھی ایسے لوگوں سے محبت نہیں رکھتے جو اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کرتے ہیں اس میں ان کا بھائی ہو یا باپ یا بیٹا کوئی کیوں نہ ہو وہ کسی کی دوستی کے مقابلہ میں پرواہ نہیں کرتے۔ ان کے چند اوصاف یہ ہیں ✯ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان قائم کر دیا ان کے الواح قلوب پر ازلی قلم سے ایمان لکھا گیا ہے وہ صرف زبانی ایمان والوں میں نہیں ✯ ان کی اپنے پاس کی روح ہے۔ روح صوفیہ کے کئی معنی ہیں نور قلب، قرآن مجید، دشمنوں پر فتح پانا ان سب کو روح کہا گیا ہے اور ان سے ایمان داروں کی تائید ہوتی ہے۔ اور ان کی روح ایمان سے مدد کی ہے ✯ روح منہ روح اقدس ہے جس سے اللہ تعالیٰ نیک بندوں کی تائید کرتا ہے ✯ ان کو ایسے باغوں میں رکھے گا کہ جن میں نہریں جاری ہیں وہاں ہمیشہ رہیں گے یہ جسمانی بہشت کی طرف اشارہ تھا۔ (تفسیر حقانی)

لغوی اشارات ⊘ يُحَادِدُ: مخالفت کرتا ہے ⊘ اَذَلِّين: سب سے بے قدر لوگ ⊘ اِسْتَحْوَذَ: اس نے قابو میں کر لیا ⊘ حِزْب: گروہ، جماعت ⊘ اَدُّوا: تم حوالے کرو ⊘ رَضِيَ: وہ راضی ہوا ⊘ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ⊘ بندے پر شیطان کے تسلط کی ایک علامت یہ وہ محض کھانے پینے پہننے اوڑھنے میں ہمہ وقت مشغول رہے ⊘ دوست اس کو نہیں بنایا جاتا جس میں دشمن ہو ⊘ مخالف کی ذلت بالمقابل کی عزت کی مقدار میں ہوتی ہے ⊘ غلبہ سے مراد حجت و سیف ہے ⊘ پیار کرنے والا دوست کبھی دوست کو دشمن کے حوالے نہیں کرتا ⊘ اہل حق کو ہمیشہ غلبہ رہتا ہے ⊘ قوی وہ ہے جس کی ذات و صفات میں اور افعال میں ضعف لاحق نہ ہو ⊘ کفار سے دوستی سے ایمان میں گڑبڑ کا اندیشہ ہوتا ہے ⊘ ایمان کا تعلق دل سے ہے اور اعمال کا جوارح سے ⊘